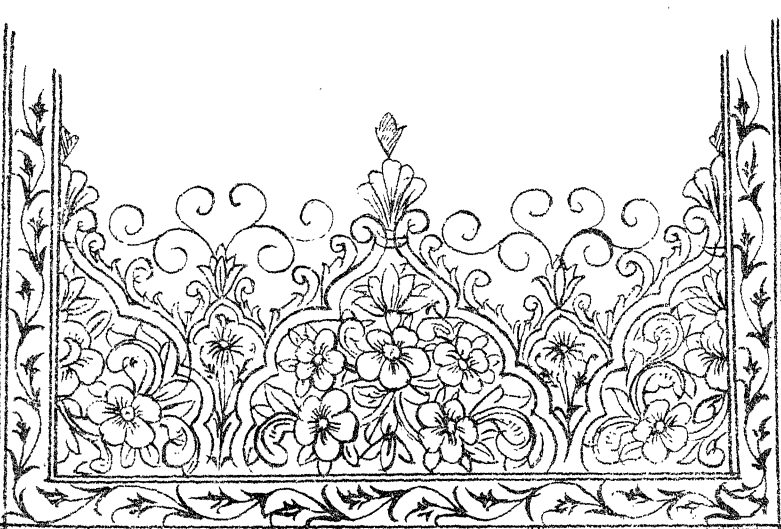


بسم الله الرحمن الرحيم

سر تسلیم خامہ نکتہ پرداز ایسے نکتہ نواز کی جناب میں سجدہ ریز رہی کہ جس نے اپنی قدرت کاملہ
 زبان بزرگان کو انداز تکلم سکھایا عنوان فصاحت و فنیشل سے بلاغت طراز کے مضامین
 نوعیت تہذیب کے برکت سے جسے گوہر اودھ اناصح العربیہ کرم کو آویزہ گوشت عالمیان نامہ صلہ علیہ
 الطیبین صحابہ الطاہر المطہرین امام بعد عالم عالم نادانی کامل بحال ہرزہ بیانیہ سفید و بھجرام
 نیکان و حکایہ معنی نگارین جدید و قدیم امیر المومنین تسلیم ابابخین صاحبان فن کی خدمت میں
 التماس ہے کہ سخاوت و عرض پزیری کے عالم شباب میں کہ شعبہ جنون شہوہی شخص کو شوریدہ سرکش متوجہ
 پر ضروری و لو کہ از خود فتنگی نے پاؤں کے کینے جوانی نے انکھوں میں پروڈاے چشم دنیا و گوش خوا
 و کینے سننے کو باقی سے غفلت بخود ہی سے اگر کہی آپ ہیں سے اتفاقی ہے متوجہ نہایت سے جی بیلنے لگا
 یاران اہل حق بہ دم نکلنے لگا اکثر افسانہ عاشق و گمیز کایتھائی دامیر کہتا سنتا بار ما لطف سحر طرازی
 اعجاز پزیری پر و تائید ہنسا آخر شعر و سخن کی طوط طبعیت مائل ہوئی تھوڑی کلام سے فرحت حاصل ہوئی
 رشتہ انکھ کے کچھ کہ لکھا ہے ہی ہی ہرزہ خیالی بہیوہ قتالی کو دیکھ کر جب پکایا تبشب عدم لیا قہی کے

استادوں کی خدمت سے قاصر رہا اس خیال پریشان کو کسی مجموعہ کمال کے روز زبان سے نکلتا اتفاقاً
 ایک دن مہر سہر بخانی تاج ریح روشن بیانی درو یا معنی طرازی آبرو بخش گئے ہر کلمہ پر دای جناب
 میرا محمد علی خان نسیم شاگرد خاقانی جہاں بلاغت آفری عالم فصاحت حضرت
 حکیم محمد موسیٰ خان اسکندر اسم کے فرزند لیکن ان کی خدمت میں شیخ و استاد ملازمت سے
 ممتاز ہوا حصولِ ولایتِ مہوس سے سرفراز ہوا بعد ازاں کار و بار و دیگر اشیاء فرمایا کہ تو بھی کچھ
 موزوں کیا کر عرض کیا بہت بہتر اوسے جن جناب مدوح عنایت نے لکھے اصلاح سے درستی ہو رہی
 طبیعت کے لئے تھیں تاکہ مدتِ مدت میں قریب و بے ان کے فراہم ہو گیا بعد ترتیب لہائی و یکت
 بہلا چکا ایک فخر و باہم ہو گیا مگر افسوس کہ غدر میں ان جہاد باطلہ کا زور تھا ہر طرف میں کا
 شور تھا کلی کوپے میں سوکھ رہی بنیاد میں ان کی ہر انسان کم نظر آتا تھا ہر فرد و بشران میں
 کے شر سے گہرا تھا وقتِ غفلت میں غفلت میں غفلت میں غفلت میں غفلت میں غفلت میں غفلت میں
 چھٹ گیا ہر اثناء الیک کے لٹ گیا چھٹ گیا ل کو نہایت قلق نا اندوہ سے جکشتی لاشعرو
 سخن کے نام سے نفرت ہوتی ایسے چہرے سے وحشت ہوتی آخر قبول شخصیت شہر طبیعت کے
 ہو کا قلق چند روز بے شہر تے شہر تے شہر جا گئی بعد چند سے پرور ہی سودا ہوا و
 ہرزہ خیالی میں مبتلا ہوا ہوا جو بے شمار استاد شہر پر وہی بے اختیاری ہو گئی پھر
 وہی حالت ہماری ہو گئی بہ افضل نسبت وانی جو ہر شناسائی میر کی ذرا آشوب صاحبِ بد عیبت
 اعتبار فخر و روزگار جیسے شہر عطار و رقم جناب نشی فکل کشور صبا کے ان خرف بار چند
 کو پہنچا کیا ہو جب عکس نہ نام لگی کا فور نام تاریخی اس کا منظر ارجمند قرار دیا
 ہنر قرآن باریک بین جو بچہ قرآن کلمہ جیسے امید ہی کہ اس شایہ کے عین فصاحت کو بیکار حسین
 ملازم اصلاح باصواب کے طریقہ پانچ نظر معنی شناس کا ہی کٹر نوازی کو کام فرامین صحت



قصیدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ اول نعتِ محبوبِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جسمِ عریانِ پُر تو ہوتا ہی نقشِ بویا	فقرِ یزدیدی ہی لباسِ غنیا
جانِ تاہونِ ہو کر سائی کو میں ظلِ بہا	خاکِ مینِ دل کر ہی ہی مجھ کو خیالِ خسرو
آج تک ہی صورتِ زمانِ سفلیں پا رسا	سُنہ ندیکہ مامری سرستِ کبھی امید کا
بہر چندی انقلابِ لطفِ بختِ نارسا	کچھ نہ تو کم ہو جوشِ محرومیِ خدا را ای فلک
کشتیِ درویش کو دستِ کرم ہی نا خدا	فیضِ ان پائے ہم قوسِ مایگان
دل مری پہلو میں ہی اُمیدِ قدرتِ نما	گہ میں بیٹھا عالمِ ایجاد کی کرتا ہوں سیر
ایک ہیں معنی میں جن دونوںِ ظاہر میں جدا	میری ویکی رابطہ ہی صورتِ مصراعِ بیت
مجھ کو سوی اسل ہے ہر دم کشا خنجرِ ہوا	گو اسیرِ گلِ جون لبِ کنِ نکستِ گل کی طرح

میرا ہر نالہ دلیل مستدل مقصود ہے
 سرسری شے شیخ میری نقشبست کو بخان
 عشق کمال چاہی نہیں جانا پاک سے
 استخوان کہ چاہتا ہی دیکھہ بینی کو مری
 جسکا ادنیٰ مرتبہ ہی کہ مثل روح و تن
 طلی کی نہ چڑھ کر دوں شبِ معراج میں
 ایکفات پاک تھی کو زمین میں لکھو نہ
 معنی بیتِ دو عالم یوں سمجھنا چاہی
 عین کثرت میں ہی بند و جدت مثل شمع
 اک توجہ میں دو عالم کی حقیقت کھل گئے
 زندگی بخش دلِ مردہ تھا ہر حرف سخن
 سیدۂ حاسد ہی پوچھا چاہی اوج کمال
 داہری عظمیت خاک پا کو راہِ فخر سی
 اہل بنیش تھی گز بنیش تھی ہر دم لوث سی
 بسکہ فانیات حق میں تھیں گرا نا کا تبین
 ملی نیازی کی بولت حرفِ دلست بہ بین
 کیا کہوں کہ دے ہل اٹا کوئی ستم
 دیکھ کر بد و عبادت سکی تسبیح و دعا
 ذرہ ذرہ آیت نہ تھا آفتابِ حشر کا

رہنمای کاروانِ جن صورتِ بانگِ دہا
 قطرہ ناہیز ہوں بسکینِ جن دریا شہنا
 رفتِ رفتِ نور ہو جاتا ہے پتلا خاک کا
 ہو رہا ہی مشرقِ خورشیدِ مصطفیٰ
 ہر گھڑی استخوش میں تماشائے ہر قربِ خدا
 جیسے عینک سی گذر جائی نگاہِ تیز یا
 فرشتوں کی نوریاں عرشِ عین کے پشیوا
 تھی خبر ذاتِ قدسِ شکر گویا تہ بندہ
 نورِ بخششِ نرم تھی اور نرم ہی مطلب تھا
 قلب تھا لوحِ طلسم کچھ اسرارِ خدا
 آبِ حیات تھا وہیں لبِ لبِ جہ آبِ لب
 سو حکمہ سی چاک ہی جس طرحِ مفسر کی جا
 کہینچتا تھا ہر لک آنگھون میں جایِ توشیا
 مثلِ دامنِ نگاہِ چشمِ اعظمیٰ بارِ ما
 دم بخود میں صورتِ تصویر کیا تھا کیا ہوا
 ہو گیا نگارِ شہیدِ بدن جیسے سرِ ماہِ جہا
 جسکے سایہ بک پہنچ سکتی تھی جسمِ ہوا
 عالمِ علویٰ سی تی تھی صدایِ حباب
 صبحِ حیدرِ شہتِ جنت اوسکی کو چھی کنجِ ما

ایکات پاک تھی صوف چار اوصاف
 دہری لطیف تکلم و قوت ارشاد بیان
 تیغ فی جہد کی تھی فیر و شہر خستیار
 کہینچھے تیغ و دودم جہد میان کارزار
 سامنی جو گیا اس ہے ہوا سو ہی عدم
 تھری تسلیم کچھ ترک ادب کا پاس
 چاہی ہر دم حضور دل سے یہ کہتا رہی

تھری عیسوی نفس مسمی سخن یوسف لقا
 حرف ہو کر لب سے آنا کٹہ علم خدا
 سٹک نام زندگی خضر ہستی ہی فضا
 روح کا فیر یا جس سے کہتی ضیاء بقضا
 بنگلی شمشیر عریان جادہ و شست فنا
 خاک تو لگی گا اوصاف جناب مصطفیٰ
 ای شہ والا حسب صل علی اصل علی

قصیدہ دوم و شرح حضرت ابو المنصور ناصر الدین سکندرجاہ
 قیصران سلطان عالم محمد اجد علی شاہ خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

بچی این دیدہ بخواب سی سدا گوہر
 واسطی اپنی کی دونوں ہین نہایت بی فیض
 بی ثباتی کو مری دیکھ کہ آنسو کی طسج
 اشک سی پیر کین قسمت نکرتی دامن
 اشک آلودہ خون ہی ہی قریب تقدیر
 پارہ دل ترواں ہی ہیساں یا آنسو
 اشک یزی نہونی حیرت اندوہ سی کم
 تہا وہ غم دوست کہ صنایع ازل کی گئی
 عین غربت میں سوا زخم جگر کے معلوم

دیکھتی دیکھتی مٹ مٹ گئی کیا کیا گوہر
 کیا دیری آئے پای جنون کیا گوہر
 خود بخود ٹوٹ گیا باتہ جو آیا گوہر
 دیکھتا ہوں میں سدا خواب میں یا گوہر
 دیتی ہیں لعل میں کا مچی دہو کا گوہر
 لعل ای ہی مری سخت میں ای گوہر
 ابر تصور ہی برساتا ہی کیا کیا گوہر
 اشک ہوتا میں بکڑ کر جو بتا گوہر
 خوب بیدا گیا جب بحر سی نکلا گوہر

آبر و لاکہ ہو تکیں جنہیں کچھ ہی نہیں وہ سیر بخت ہوں یا میں اگر سایہ پڑی دل نہیں صاف تو کیونکر ہو قبول عالم دیتی ہیں اہل صفا اہل صفا کو قوت کس طرح جس میں جاتا ہے ہی ہر تسلیم بہوڑا نڈاز غزل وقت قصیدہ آیا عذر شہیدہ سری ہی جو تہی سُن تہی	قیمتی ہوں نہیں سکتا کہی ہلکا گوہر بیگانہ قلب صدف میں ہے سویدا گوہر سچ ہی کیا خاک نظر پر چڑھی جو ناگوہر ضعف دل کی لپی لگتی ہیں اطلبا گوہر تاکجا آری پریشان میں پرونا گوہر دلٹا بخود شوق میں عدا گوہر مطلع صاف کہ ہر نقطہ ہو جس کا گوہر
---	---

مطلع ثانی

غور ہی دیکھ نہ اہم دم والا گوہر لاکھ بقدری ورن ہی مگر اسپر ہی یہ دل جان بادل جان صفا طینت کا دیکھتا ہوں اسی نور دل لوح محفوظ میں ہی ہی حشر تلک نیت نام ممدوح گرتا مل ہی تو چل منصف رن کی حضو شاہ جم مرتبہ واجد علی فائز تان روز و شب کو ہوا اگر عزم تصدق آویز شہرت و ست کرم قابل نظارہ ہے انقلاب کی طبیعت کو اگر آبی پسند یوں ہیں چند ہی جو رہا حوصلہ صفت کرم	آبر و میں درِ مضمون ہیں سوایا گوہر مجسی گر پوچھی تو ہمسر نہیں اسکا گوہر آئندہ ہی جگر چاک صدف کا گوہر مارا پر تابی جان میں تہ دریا گوہر چند دم ہی سبب رونق دنیا گوہر نر ہی شک سخن چاہی کہ اچھا گوہر بحر لطف و کرم وجود کی کیت گوہر لعل خورشید بنی عفت نہریا گوہر دیکھنی آتی ہیں دریاسی تماشا گوہر بحر میں غسل ہو اور کان میں پیدا گوہر عالم بحر میں ہو جای کا عفت گوہر
---	---

نیم خط ہی نہون دست سخا کو کاسے
 بحر نیسان ہی کوئی اوکی سخاوت پوچے
 درختانی کا یہ عالم ہی کہ ہر کوچی میں
 گریہ ہی ہمت و بخشش ہے تو بازار سی
 نے نیاز نہ اگر جانب دریا دیکھے
 بہر تو عارض و شش جو دکھائی اعجاز
 و اشہ عدل سی گر عقدہ کشائی ہ کری
 رنگ رخ رعب سی ایسا ہودم و دم ہ سفید
 قطری عرق چہرہ ہی نادم جو ہوئے
 آبر و بخشی جو برباد ازل کو وہ کہے
 مشتری ہمت والا ہوئی جیسے اوکی
 آب یہ قطرہ نیسان میں نمانون کاہن
 معجزہ سے سنج صاف لب رنگین سے
 دیدہ کور کو گر خاک کف پاسی ملے
 اس قدر ہے سر مظلوم پہ دستِ حمت
 نقش پا ہی سبب نیت عالم ایسا
 دیکھ لی گر نگہ گرم سے ہنگام غضب
 دیکھ انصاف کہ صدمہ جو یا گردون
 اور اک مطلع روشن پڑ ہوں ایسا مین

ہم تن گردنیں کونین کے دریا گوہر
 نظر آتی ہیں جہان میں تہ و بالا گوہر
 صورت ذرہ نظر آتی ہیں صمد با گوہر
 بدلی خرمہ کی محتاج نہ لے گا گوہر
 کم ہواک قطرہ شبنم سی زیادہ گوہر
 دم نظارہ ہواک دیدہ بیسنا گوہر
 روش غنچہ نسرتن ہو شکفتا گوہر
 کہ بنے قطرہ خون تن اعدا گوہر
 چپ سے جا کی تہ دامن دریا گوہر
 صاف بخای ہر اک ترہ صحرا گوہر
 لعل ہی دی کی عدن میں نہایت گوہر
 ہو گا او سکے رخ صافی کا پسینا گوہر
 ہوتی ہیں لعل میں سے یہاں پیدا گوہر
 پیر کہی مرکز ہی شب گور میں اعلیٰ گوہر
 رکمتی میں گروتی می کی تہنگ گوہر
 جیسے ہوتا ج سر شاہ کو زیبا گوہر
 پہلی ایسا کہ ہو سیا بک ٹکڑا گوہر
 سر کھلے بحر سے فریاد کو آ یا گوہر
 رگ جان حرف ہون مضمون مصفا گوہر

مطلع ثالث

تجھ پہ کیا صد تکی کرون ای شہ والا گوہر	اب نہ کہتا ہی میرے دل دریا گوہر
لاجرم بھر معانے میں لگا کر غوطے	فکرِ غوص نے پیدا کی صد لگا گوہر
سامنے جسکی ہی اک قطرہ خون لعل میں	پانی پانی ہی نہ است دوبار گوہر
جلتے ہیں بہ بنے نظر اہل نظر	کہتی ہیں اہل صفا رشک صفا گوہر
فیضِ محبت سے تری ہو جہ نسیان ہی بان	ہر سخن کا مری م بہرتی ہیں دریا گوہر
پاس ہے خاطر نازک کا ورنہ میں حین	کسی کم کج سی تا حشر ٹٹا گوہر
دامنِ سپرخ و گریبانِ زمین پڑھتا	جس طرف آنکھ دٹھاتا نظر آتا گوہر
لب تک آتی ہی مجھ کو دعا ہی بجل	عرشِ علی پہ لٹاتی ہی تمہیں گوہر
ای خدا بھر معانی رہی جبک جاری	جب تک فکرِ غور کری پس دریا گوہر
جب تک قطرہ نسیان کی صدف شوق	جب تک بطینِ صدف میں بنی قطر گوہر
مشغول ہو کھلت ہمت کجا جان میں ہر دم	شعر کی دہن پاک میں بھرتا گوہر
فرقِ تقدس سے رہی تاج شہی کو عتست نہ	تاج ہو جلوہ وہ آصف گوہر

قصیدہ سو شمشاد

کس طرح نہ دل تڑپی رگ جان کی برابر	ہر آدم ہی دمِ خمِ سہ بران کی برابر
ناکامی قسمت سی ہی مجھ کو تیرے گردون	ہر روز تمہیں شبِ ہجران کی برابر
تدبیرِ شام کو ہوتی ہی دگرگون	کیا کیا ہیں کریم گردِ شوق و ران کی برابر
نادم مری تدبیر ہی تقدیر سی ایسے	جس طرح پیشمان ہو شیمان کی برابر
روتاہوں قسمت کو کہ رہتا ہی ہمیشہ	گردابِ ہم کر یہ گریبان کی برابر

اگر ہم تیرے نہیں دھم سے ترس کر دون
 اللہ کی گشتِ نصیبی کہ شبِ روز
 کیا کیا نہیں سخن گشتہ تنائیں جگر میں
 آنسو بھی خفا میں جو خفا نہ ہے مجھ سے
 دشوار ہی جنبشِ صفتِ نقشب کفِ پا
 کچھ منہ کو چھپائی ہوئی جاتی ہی علم کو
 عالمِ پیری داغ ہو گلزار میں جسا کر
 ہر شاخِ نصیبی سے سہری تیر کی بجائی
 ہٹتی نہیں دم بھول پوس ہی میری
 دودِ جگری ہی نظر آتا ہی جہاں تار
 پروانہ تھیں سوزِ جگر کے نہ عدو کو
 نا قدریِ ورنہ ہی نہیں بات کی قابل
 لیکن مجھے با اینہم ہر وقت ہی تسکین
 کہتا ہوں کوئی غم نہیں جامی ہی اگر شاہ
 و آجدلی آفاق میں کمالِ صفتِ ماہ
 آتشِ مرا وصلہ مجھ سے رہے بزار
 قوتِ عاجز ہو اگر اس کی حمایت
 دانش میں فلسفہِ ظالمین ہو کہ بقراط
 کس طرح بیان ہو کفِ ہمت کا فسانہ

چکر ہے مجھی گردشِ ورنہ کی برابر
 برباد ہوں میں گردِ بیابان کی برابر
 سینہ ہی مرا گنجِ شہیدان کی برابر
 روک جاتی ہیں اگر سرِ مرثکان کی برابر
 کہ ضعف سی ہی گوشہِ زندان کی برابر
 امید مری عمر گریزان کے برابر
 شہزاد جو کبھی مین گلِ خندان کے برابر
 ہر غنچہ گل ہو مجھی پیکان کی برابر
 حسرت ہے مجھے داغِ عزیزان کی برابر
 چھی سچِ وطنِ شامِ غریبان کی برابر
 جلتا ہوں چراغِ شبِ حرمان کی برابر
 ہر چند کہ ہوں ناظمِ شہِ ان کی برابر
 ہر مشکلِ دشوار ہی آسان کی برابر
 جمِ مرتبہ شوکت میں سلیمان کی برابر
 ہمیشہ جہاں مہرِ درخشان کی برابر
 دارا کو جو سمجھوں کہے دربان کی برابر
 روباہ ہی ہوشیہِ نیستان کی برابر
 دونوں ہیں ہاں طفلِ نیستان کی برابر
 عالم میں کھ رہے ہی نسیان کی برابر

افلاک کا لکھا ہوا ہے دنیا میں کوئی نام
 احسان کر میں کوئی فوجیں سی او کی
 حال غریب پرست رسم ہی کہ جیسی
 دلشاد رعایا ہی یہاں تک کہ شب روز
 کیا خوفِ سیاست ہی کہ بجلی بجی پ کر
 عالم میں ہر اور کہی یا سائیں آیا
 قوت میں شجاعت میں فنِ تہذیب میں
 کہیں صفتِ عدل میں جو ہنگام و غایت
 حاسد کو اگر چاہی گرفتارِ جہت
 کیا ترسِ شوکت ہی کہ باہر میں عظمت
 کیا خاک لکھو قصہ معلیٰ کی میں تعریف
 جبرائیل سی جواڑی روزِ ابد تک
 ہر نقشِ نگاہ گلِ تر تازہ و رنگین
 کیونکر نہ بھی شہر ہو تقدیر پر اپنے
 گروہ تہی شبِ روز و لجانِ جگر سی
 سیاہی وہ رتبہ ہی کہ پڑھتا ہوں قصیدہ
 کیا حسنِ سدا وہی دیکھی تو عجب سے
 جب دیکھی پیشانی و خسار میں روشن
 انسان پری کیونکر نہ حلقہ بگوشے

مفلس ہے غنی قیصر و خاقان کی برابر
 ہر مور کو دعویٰ ہی سلیمان کی برابر
 بیکس ہو کوئی رحمتِ یزدان کی برابر
 رہتی ہیں عاکس لبِ خندان کی برابر
 چمکی نہ کہی سر میں ہر تھان کی برابر
 دیکھی ہیں ورقِ فیر دوران کی برابر
 رسم سی فزونِ سام و زیان کی برابر
 دریا ہو روانِ خون کا طوفان کی برابر
 تن پر سر ہو سرِ پیکان کی برابر
 غفور نہ بیٹھے کہی دربان کی برابر
 رفعت میں ہرگز ذرہ ہی کیوان کی برابر
 پونجی نہ کہے قریبِ ایوان کی برابر
 ہر صحنِ مکان گلشنِ رضوان کی برابر
 ثابت ہی کہ میں آج ہوں حستان کی برابر
 و صفائے شہِ قبلہ و ایمان کی برابر
 سلطانِ اولیٰ الامرِ ہما زبان کی برابر
 کلمہ پر ہے گہرِ مسلمان کی برابر
 و زراتِ مد و محضرِ درخشان کی برابر
 فرمان ہی تو قیچِ سلیمان کی برابر

خطبی میں پڑھا جای اگر نام نہ اوسکا
تسلیم کمان تک ہوں سچ سراسر
ہنگام دعا باتہ سی دینا نہیں اچھا
جب تک منہ خورشید الہی نہیں ستارا
جب تک جگر شمع فروزان ہی الہی
اجنب شہنشاہ کی خاطر ہو جہان میں
حاسد کو دکھائی فلک دشمن آرام
دن بہر ہی پروانی کی مانند پریشان

اسلام ہی کہوش کشیشان کی برابر
مانا کہ روان طبع ہی عثمان کی برابر
کہہ جا کی حضرت ریزان کی برابر
بی نقوش قدم عالم امکان کی برابر
داغ دل پر واندہ سوزان کے برابر
ہر شام رخ صبح دستان کی برابر
ہر صبح شام غم تیران کی برابر
راتوں کو جلی شمع شبستان کی برابر

قصیدہ چارمضیا

کوئی میکش مجھی پہلو میں بٹھاتا کیونکر
صفت جام تہی بزم کہ عالم میں
نام ساقی ہوں کہ ہوں پیرخان کی شہر
دوڑی ساغر لب ریز جو کیا میں نے
اٹل سحر ہول کیا ساقی دوران مجھ کو
بیکسی نیکہ کی سوتی ہی مری صورت کو
جل کی دیتی ہی طبعی مری حسرت کو
کیا کروں کشاکش درو جگر کا اظہار
پچھلی منتا ہوں جو نواتی ہی میری تقدیر
فکر یہم سی دل جان ہین گرفتار بلا

نہ بنا شیشہ باد نہ بنائیں ساغر
بی سبب ہی سرتی قسمت میں لکھی ہو
ابن خسانہ مجھی کہتی ہیں باہر باہر
پی لیا دیدہ پر آب میں آنسو بھگ
جیسی تیرا وفا کوئی یا رب
آرزو کہتی ہی کیا مری ہوا سن جینی پر
کیا کہوں تجھ کو پرین بخت پہ تیری پتھر
اپنی ہستی کو میں دہر مجھی سستی و ہر
لہجہ شوشن پہوتی ہی نہیں جان بر
شام فٹ کی گذرتی ہی مصیبت کے سحر

شکوہ شکوہ کسی سی نہ کسی سی تکرار
 تنگ آتا ہوں تو آتا ہی مری دل کھیاں
 داد خواہ ستم دہر ہوں اب کس سے کہوں
 دیتی ہی ہنکی تسلی یہ صدای غیب سے
 عرض کر جلد یہ افسانہ حسرت اپنا
 شاہ واجد علی احیاءِ جہان کجا باعث
 جسکی کوچی میں اک ذرہ تیر چرخ میری
 مل گیا خاک میں یوں نام ستم عالم میں
 پیر تو عارض پر نوری روشن ہی جہان
 عقل متوجہ کست و اقبال میں نہ گیر گردون
 غیری سوج بھی ہیں تابعِ فرمان و کی
 پرورش قطرہ عیسان کی گروہ نگری
 گرسنی شہرت بخشش تو پی عرض سوال
 زرفشانی کی اگر وصف لکھوں گا خذیر
 ویراؤ کی صفیٰ سب سے بزرگ و ذوا
 اس توقع پہ کہ خالی نہ پڑن ہاتھوین
 غرق گوہرین کری حوصلہ سائل کو
 یہ تکلیف ابد موج تبسم ہر دم
 خشک ایسا لکھتے کا نظارہ کری

محسوس چارہ نہ اہم کو نہ بھی غم سی مضر
 ای خداوند زمین مالکِ سپرِ خضر
 جوش غم و آغ ستم کا ہنس دل و جگر
 مان نہ خواستہ و دلکش و پریشان مضطر
 آستانِ سلطانِ جہان پر جا کر
 صاحبِ طبل و علم مالکِ تختِ افسر
 روز و شب جلوہ نشان ہی صفتِ مسافر
 جس طرح طالع برباد کامیری اختر
 مثلِ خورشیدِ جہان تاب ہی جلوہ گر گر
 نہ اسطو ہی مقابل نہ سکند در ہمسر
 آگ بجک کندی لا کہہ بریں کا پتھر
 موتیاب سے چشمہ صند میں گوہر
 گوری حاتم طائی گل آگے یا ہر
 آرمقیش کی بجائیں خطوطِ ماطر
 روز بہر تابی فلک اُڑے کی تلی چادر
 کاسہ ہر کہی ہی کہی ہی جامِ قمر
 جس طرح آب میں ہی غرق سہرا پاکوہر
 وہن زخمِ عدوین ہی زبانِ خنجر
 کہ سیرتہ نظر تک ہی نہ خون میں تر

انگہ رستم کی جہاں جای اگر خواب میں ہے
 او کی محفل میں دم کیف زمان ترینت
 حکم خدام کو دی خود جلالت کا اگر
 اس قدر اہل غرض کی ہی نگاہوں کا ہجوم
 رفعت قصہ معلیٰ کی نہ چو تیرے عریف
 یہ کوئی گہر ہی کہ ہی عرش زمین پیدا
 جھوٹہ ہی سن لی اگر او کی فضا کا عالم
 لب دندان کا اگر عکس کمانی اعجاز
 اس قدر لطف سی ہشتا ہی چاک کو کرام
 وہ اگر طویل شمعش کو چاہی تا حشر
 آج تک سہ سہاوی کی نہوا حرف ہی کم
 کثرت خیل و حشم کا جو سخی فسانہ
 باتون باتون میں منور شدہ سی تقریر
 میں جو ہما ہوں لب و لہجہ تو کو کو کی
 نگاہ لطف اگر سردی لغت و کلامی
 وہ نہ تیار ہی گراہنی طرح تر تہیب
 مجھی کہتی ہی می فکر و نظم و سخن
 پڑھ کوئی مطلع یا آب کہ سن سکی جسے

دیکھ لی روز و غاقر و غصبت کی تیور
 جام بردار ہی حجم آئینہ دار اسکت در
 جگر چرخ بینی اگر سوزان اختر
 پردہ چشم کا وزات ہی پردہ در پردہ
 دیکھ بارہ در می چرخ برین ہی ششدر
 یا کہ ہر درجہ ہی بیت اشرف ہفت اختر
 ہشت بہشت ہوشیہ و زرق و برق آکر
 لعل گوہر ہونی لعل بدخشان گوہر
 کہ نہیں دل سیاب ہی ہو مضطر
 پنہ مہر سی ٹکری نہو دامان حسن
 شعرائی لکھی ہر چند ہزار وں دستہ
 ہجوم لی آ کی قدم و سلب ہی محشر
 ہوتی ہیں زندہ ہزار وں لہر اگر
 کیا کہیں خوف ہی جاب کہیں کافر
 مثل باقوت کبریٰ دور حرات خسر
 دفتر کفر کی کون خطب آئے بہتر
 اور صورت پیکر کا مطلع رسا کی جوہر
 غرق حاسد عرق شرم میں ہوتا بکھر

<p>کھاتی ہی گزشتہ شاہ کی سو کن ظفر کہ بنی نقش سیم کا وز میر کا مغف تیج ہی یا لک الوت کے موج شمشیر ہاچہ ماہ بنی کو کب مہر انور ترنو قطرہ عسقر کا صیاب گہر ہوش قنار میں شوخی میں گزرتی نظر ہو یہ جولان کہ نکل جای گمان سی باہر در سوا در سی ہی نیم سی زیادہ شکر شکر کی سی دی کر ہی میں جا کر قیصر اس قدر پس ہے کہ غفور ہی او فی چاکر مدح سلطان ہی بہت مد بیان ہی تیر ہمہ دانی سی یہاں ہی چھڑانے بہتر جلوہ افروز جہاں ہیں فلک شمس و قمر گزشتہ تخت سید زرش دل تلخ جگر</p>	<p>کوئی وعدہ ہو جہاں میں پی سخت فسر گزشتہ پی فرق عدو پر تو وہ صدر کھلائی جان بدخواہ کو اکدم میں کھاتی ہی عدم گزشتہ سیر ہو منظور سوار کا سرج کیا کہوں میں شکر گزشتہ مزاجی سمند صرصر تیز قدم پاس کے کیونکر او سکو تازیانی کا اگر نام ہی سن لی وہ کہے سرکش کی کیا کری او سس کوئی پایاں غرور آستان تک رسائی ہو کہی خواب میں ہی کیا بیان جو خدم و خیل محشم کا او سکے متحضر کمر سخن طول و عابہ تسلیم کیا ترا جھوٹ کہ کیا تیری حقیقت نادان صدق دل سی یہ دعا کر کہ الہی جنتک شاہ کی حاسد و بدخواہ عدو کو نصیب</p>
--	--

قصیدہ بہیم ایضاً

<p>پہر چرخ ہوش حاسد ہو گیا کیا رگل گلشن جنت میں ہی ایسی نہیں نہار گل وہ گل ہر رنگ بو ہی میں نکست باگل نخل میں صبا رگلین میں بنیا رگل</p>	<p>طبع رنگین ہی کھاتی پہر نئی و چار گل ویکر چپ ہی لکڑی تائی دل میں واقع ہفتی سی غیر مرتبہ مرا ہو کیا مجال بیل موزون فغان ہوش شری ہر آہن</p>
---	--

عطربزنی گرمی الفاس قدسی کی سنی
 راز دار شور و خاموشی ہوں کچھ مٹن اگر
 دیکھ لگینی ایض فکر کی بی قصد ہے
 ہوں نہ کامل جذب الفت میں گچا ہوں کہتے
 صلح کامل ہب مرا سب سے مل چلتا ہوں
 لیکس اس گلشن میں تھو قدر دان ہوں خراب
 وہ گریبان چاک ہوں جاؤں اگر سوی چین
 ہوں ہواوی جواہری چاک سینہ مثال
 ہوں صیبت آشنا کیا دیکھوں سیر بوستان
 داغ سو داغ حسرت داغ دل داغ جگر
 ہوش میں آیم تا چنہ شکوہ دہر کا
 آرزو ہی اور کوئی مطلع رنگین سنا

زرد ہو غیرت سی مثل نگس بہار گل
 گل بھی بیل خفا بیل سی ہونیز گل
 دامن ہر لب سی گرتی ہنم گفزار گل
 چہوڑ کر بیل کو ہو میری گلی کا ہار گل
 لائین گی میری لحد پر کا فرو دینار گل
 جس طرح ہو موہم دی میں لیل و نوار گل
 دیکھ کر محکوبی اک دیدہ خوبسار گل
 کوڑیوں کی مول کہتی ہیں ہر بانار گل
 میری نظروں میں کہکتی ہیں شکل خار گل
 پہلی ہم چار باغ عنصی سی چار گل
 سنے ہزل پریشان ہی جگر افکار گل
 بی تکلف جس سے ہو ہر نقطہ اشعار گل

مطلع ثانی

غفلت فرما بسکہ ہی بہر دل بخوار گل
 ہوج بہمی اہمست بار چوش فصل بہار
 جس طرف دیکھو نظر آتی ہی بیل و جدین
 لہر سے ہیں بازول ہمیں نام شوق میں
 غش میں ہے ہنر دل صیاد و کلچین
 کوئی پوچھ ل سی میو شون کے اعجاز بہار

بہول کی بدلی لی آیا ساقی ہر شاز گل
 کیا عجب بجای اگر خار سہر و ہار گل
 کر رہی ہی چھپے کرینے دار گل
 مونس پر وانیہ لبس شمع کا غنچار گل
 ہنس سے ہیں دیکھ کر مثل لبشیا گل
 ہو گئی نقش و نگار خزانہ خمار گل

آری ہی ہین نکستین ہرمت ہوسوناڑی
 شور میں لاکر دل لیل کو چپ ہین ناڑی
 نور بخش دید کہ معذوری دید چمن
 شکر قسمت کیا کروں مجھ کو دمایا وہ چمن
 مدحت شاہد علی شہ جسکے قد جاہ بر
 اس چمن آسین نقشہ ہی سراپا باغ کا
 گر نگاہ کم ہئی کہی اوسکی قصر جاہ کو
 ہو جو پیدا شوق طرہ ہوشن لیل کی طرح
 روی کشن کا پر طرہ تو جو وقت سیر باغ
 جوش غفلت میں ہے کیا کیا میح نگین کا خیال
 سر کی بل آئی چمن آپ کی پاؤں کو
 گز زمان قہر ہو دلیس ہوا سیر باغ
 تم یہ صدقہ کرنی کو پست بلند دہری
 شہرت افزا جیسی ہی نگین مزاجی آپ کے
 صدقہ ہمت کے پنجوڑی بی نیاز می ہرین
 بن کی گلستہ جگہ پائی جی جیسی خیم میں
 طول حث کا تسلیہ روک اپنی زبان
 وقت رحمت چمن سیر لگن کی سامنی
 اخی اجبتا کہائی سوزی دل گریبان

ہو رہی ہین یاد کار طبلہ عطار گل
 بن گئی لطف مزاج شاید عیت گل
 کیا تعجب گر بنی چشم اولی الابصار گل
 ہر گہڑی ہی وقت چمن جیسے تکرار گل
 جرج ہی آبی ضائی لکشان ہی گل
 زلفت سنبھل چشم نگہ ستر و قدر خسار گل
 مردک بنجای بہر دیدہ غمبار گل
 اوڑکی پونجی باغ سی تاکوشتہ ستار گل
 بنگئی مانن خاطر طالع انوار گل
 خواب میں کہلا رہی ہیں طالع بیدار گل
 رکستی کرماند نکست طاقت رفتار گل
 خون دشمن سی کہلائی شاخ مخمل گل
 آسمان کہتا اہلی نجم دامن کسار گل
 ہو گئی سیری طرح عالم میں ہمقدار گل
 میں تو کیا فہر فصل ملو گئی ہریند گل
 رکستی ہین باغ جنان بھی مثل منہ عار گل
 ہو مبادا تار کی سی قد روان کو بار گل
 ہیج باغ مدعا کی جلد نرد و چار گل
 شعلہ ہی جیتا حضور مرغ آستخوار گل

خلی جیٹک یاغون ہرین شہور ہے
رزم گاہ دو جهان میں ناکہ صبح کا

بہر زخم داغ بلبیل ہر دم زنگار گل
خون اعدا سی ہی ہر دم لب و فگار گل

قصیدہ ششم ایضاً

نغمہ سنجی کی قابل فی سزاوار قحان
لاکھ چہرے شعل طرمنہ سی جہکے کتاہن
ہر طرح پوشیدہ حاصل ہی مجھ کو غیب سی
ہوں بان بیز بانی روزان آگاہ ہے
غیر لائی گا کمان سی لطف مضمون بلند
چاہتا ہی نخل بیجا سی کہی ل میں گاہ
بسکہ ہوں فیض سیرم دہلوی سی کامیاب
آفتاب صبح عشرت ہوں ولیکون انجنت
بوی گل ہوں گل کوہی صحت سی ہی لکوار
میں خواہ اسیری اپنی آزادی سی ہوں
جز پریشانی شریک ماتم مستی نہیں
خاک کی ہلی غبار دل عجب ضریر شریک
گھر کیا خانہ خرابی سے دل برباد میں
عین ہستی میں خیال سر بلندی ہی ہی
شوکت تخت سلیمان ننگ صحت ہی مجھے
حرف دہ ہوں کہہ سکتے پہنہ ہرگز سکون

بلبل تصویر ہوں کتا نہیں گویا زبان
بند کرتا ہوں ننگ غنچہ پیکان دہان
سینی میں باندھ ل ہوں دل میں پیش گل
میری خاموشی ہی سیری اٹھلی طرح بیان
قابل پرواز کب ہی شہپر زاغ کمان
بد گمان مجھ کو ہی سمجھا ہی مزاج قدردان
کتاب ہی آگنی مری حجاب ایل کی بان
ہوئی ہی شام صیبت سانی سی عیان
ہوں بکروہی سی ہی طبع نازک پر گران
تنگ ہی حشت پیر و صحت و فیکل
ہوں گرد و چوہا رخ آہ بزم ہیکسان
جی بہر آئی گر میں دیکھوں سو کشت عفران
آج کل ہی اپنا سیدہ غیرت ہندستان
ہوں تنہا آشنا مثل غبار کاروان
گرچہ ہوں منت کشن باوس موزنا توان
کلاقت گیت لکھی سونہروی امتحان

گرد آملی ہو پیدا بعد سے جانہو
 رفتہ رفتہ اب بدولت بنی کی ہرین
 اتنی ہی برجانہیں ہیں ہرچ آئی خیال
 ناکرہن پیدا نہ سکے کل صرناں پر کاروار
 سخت مشکل ہو گیا دم بہری جینا دہترن
 عرض میں کس سی کون یہ جبرائی کیسی
 دیکھنا کیا کیا فریب زد ہی ہوں خج اب
 محکو سودای سر گیسوی بخت ار جنت
 ہوشیار ای خامہ بیوہ سپہا ہوشیار
 کلک سلا یا چاہتی ہی آید فصل ہار
 پروکھا تا ہی ترقی جو شستہ سار
 پہرنگا ہرٹن ہونڈہتی ہرین مجمع احباب کو
 بی تعلق ہوں تعلق کی تناسی منہ
 صورت آدم جو دیکھوں چاک پہلو اس کثری
 مطلع مضمون کا یاد آیا ہے مجھے

میں میرے قافلہ تھا وہ ہی گرد کارون
 بن گیا ہوں اعتبار وعدہ وصل تان
 کون ہوں آوارہ کیوں پڑھوں پتھوں کہل
 محکو چلے ہی نہیں مینا ہی نخل آسمان
 خضریٰ کیونکر بسر کی آہ عمر جاودان
 دوست دشمن جو تیش بن گاہ سنگر مہربان
 ہانچ انصاف کرنا عکسارت درون
 اور وہ زنجیر پیچ غفلت خاک گران
 نا کجا وقت زبان آئیں رسم شاعران
 رنگ لا یا چاہتی ہی اور آہنگ فغان
 کرتی ہی پہر ناز معشوقانہ طبع نوجوان
 پہری ہی پہری آنکھوں میں خم و ستان
 لپٹی جاتی ہی ہر اک تصویر دیوار مکان
 مثل خواہ سیکھوں پہلیوں خیل ہوشان
 جس سے پہلی ہی ترجیح التماز قدسیان

مطلع ثانی

روح دکھلا تا بہ حسن پشت نظر نشان
 واکیر جو بن ہر سار ہزہ نوخیز نہکا
 چوستا ہی ہر دہان غنچہ گل باغ میں

ہوسہ روی زمین لیتا ہی کیا کیا آسمان
 گر گیا نظروں ہی حسن بنو روی تان
 نرم ہو کر بن گیا ہر چار لیل کی زبان

جوئی مستی میں جوانانِ چین کے سامنی
 دیکھ کر مستوں کو دھت کنار جام سے
 عوضِ رضوان کا بھی نخوت نہی تیا جوا
 خستہ آوارہ و رسوا ذلیل و بی وطن
 منبرِ شاخ پر پڑھتی ہی مٹی عین لیب
 جسکے ادنیٰ ریزشِ سر کی بدلت ہر تین
 پر گئی تھی اک نگاہِ مہر و زار
 عادل و سکیں نواز و جرم بخش و ظلم گاہ
 نکست افشانی و امانِ شمیم خلون سے
 کر سنی تقریرِ روح افزا تو فرطِ شوق سے
 ہر گدا ہی و ہر تین فیضِ جبین سانی شاہ
 پشتِ دشمن بپا کر پڑ جائی سایہ تیغ کا
 جس گڑھی کی دی نگاہِ قہری سوی عدو
 تیغ او سکی گرمی ان عرصہ رستم چلی
 دیکھ کر وجہ مراتب سینہ گردون بچاک
 ہوں حیران او سکی ہر خوش عنان بویا کہوں
 یا تو ہریت داری یا مزاجِ گرم یار
 اگر خلافتِ ای عالی بند و بست ہر ہو
 رفعتِ قصرِ معلیٰ کی گھون تعریف کیا

چلتی ہی بادِ صبا کرتی ہوئی گیلیان
 ٹپکی پڑتی ہی بیکٹ شکِ چشمِ گلستان
 بنگیا معشوقِ بی پروا مزاجِ غیبان
 پرتی ہی ہری طرح بادِ خزان بچانمان
 خطبہایِ مدحتِ احمد علی شاہ جہان
 مختصر ہی طولِ امانِ زمین و آسمان
 آج تک ہی کاسہ خورشیدِ انور و فشان
 صاحبِ دو سخا و دستگیرِ بیکسان
 ہور باہی حلقہ آغوشِ عالمِ عطردان
 بلبلِ تصویرِ ہر گفتگو کو لے زبان
 بنگیا ہی دماغِ سجدہ کو کب سخت جو ان
 بطنِ بادِ سی عذر و تاوہ ہو پیدائستہ جان
 عافیت پیدا کر ہی تاثیرِ مرگ ناگمان
 آئی کو سون بہرِ تقبالِ شورِ لالمان
 وای نادانی کہ سہم بھی ملے سکوا مکشان
 نبضِ سہل یا نظرِ باجلوہ برقِ طیان
 یا تیری یارنگِ جستہ یا تصورِ یاکمان
 دو در و دران کی طرح ہر ہمت کر یہ جان
 تارکِ عیشِ برین ہی رپر چتر سائبان

خاک ہو بسہ سیرستانِ پاک کا
 کیسختے ہیں آنکھ میں جن بشیرِ غلمانِ مہور
 عالمِ علوی سی او سکی دافریبی پوچھی
 اس قدر طبعی نبی غیرت فی وقتِ ہمسر
 او سکی کوچی لگا آئینِ رشکِ انفاسِ سحر
 کیا مصفا ہیں و دیوار جسکے سامنے
 چرخِ پر حکمِ قضاسی بہر تزیین و صفا
 قصرِ والا میں مرغِ افراہی فنِ لکیز
 رہ و دینِ نبی ہی اس طرح بی کیفیتِ کم
 شوکتِ اسلام دکھلائی اگر وہ شاہِ دین
 ذاتِ او سکی دشمنِ تجا نہ مانندِ خلیل
 آفتِ امید کا فرطِ جانِ حق پرست
 حکمرانِ ملکِ جانِ سر و قدرِ دیوانِ دل
 آسمانِ تختِ دولتِ آفتابِ عرشِ جا
 بہترین نقشِ حکومتِ داور دارِ حشم
 باعثِ تسکینِ دلِ رامِ جانِ مبتلا
 تاکجا تسلیمِ خوشِ رخِ خوانی مانِ خموش
 ماتا و ثما بہر و عاجلدی کہ بامِ عرش پر
 ای خدا جب تک میں نظم ہی خاطرِ فریب

پستی گا و زمین ہی الج فرقِ فقدان
 ہو گیا ہی سہرہ بینشِ غبارِ آستان
 گر و پرتی ہیں تصدق کی لہری آسمان
 چپ ہا آخر نگاہِ خلق سی باغِ جنان
 او سکی چو کہت سجدہ آموزِ جبینِ انہن
 دیکھ لیتا ہی بشیرِ سبیل کی سہرہ نہان
 صورتِ جا ربِ بنجانی ہی شکستِ شان
 شمعِ روشنِ جسطحِ محفلِ میں قالبِ میں جا
 جیسے خطِ اس تو ابرا آفتابِ آسمان
 پانی پانی ہو کی بجائی لنگشتان
 مسجدِ دین کی واسطی داؤ و ثانی ہیکل
 برقی کشتِ شرک ابرو بہارِ مہمان
 شوکتِ دینِ محمد قوتِ اسلامیان
 مشرقِ صبحِ سعادتِ مطلعِ نام و نشان
 داوگرِ نوشیروان شمشیرِ زنِ خلیز خان
 لمحہ نورِ خدارِ مرجِ تنِ ریحانیان
 ہو رہی گا پر کوی طبعِ رسا کا آخان
 کب سی ہیں آواہِ آمین لب و زبان
 خود تائی ای خدا جب تک ہی سہ شاعران

ای خدا بیکت نشان حال می بل سخن	ای دل صنی ای خدا بیکت سلوای جهان
مشیت میرنجیب موح کو صحن ہی	شکوت اقبال و جاہ دولت نام نشان

قصیدہ تم مدح عالی مناقب والا صاحب مجت بابا خان اقبال سیوت

مژدہ مرکِ عدو ہی انقلابِ روزگار	آرزو بنگر نکلتا ہی مری دل ہی غبار
راتِ ناپست بلند ہر ہی پیش نظر	شوخیان و کملا رہا ہی البق لیلِ نہار
جو خوش خاطر ہو رہا ہی استمانِ اعلیٰ و ہمت	عرضِ مطلب لہو جاتا ہی وقتِ خفا
طرفِ سامانِ طلبِ آتی آتی تازبان	نغمہ بجاتی ہی فریادِ دل بی اختیار
سینہ صفحہ ہی صحرانِ زعمِ عشرتِ آجکل	رقصِ شادی کر رہا ہی خانہٴ مضمون نگار
کاروانِ اشکِ حسرتِ فی کیا ترکِ سفر	سینہٴ عشاق کی مانند خالی ہی کنار
فرقِ لایا بھونڈنِ شاد و غمِ عشاقِ بین	جایِ نالہٴ قہقہہ ہوتا ہی منہٴ سی شکار
پاک ہی آغازِ مطلبِ تمستِ انجامِ سی	ہر تما بین ہی طولِ جستِ پروردگار
روحِ ہی مجروح جاتی ہی غلو کی تافک	آج کل موجِ ہوا کرتی ہی کارِ زو و افتکار
چو شستی میں سحاطِ توبہ و عطا کمان	ساقیا بر خیر و ہمت کشتابی ہی بیدار
چہیڑتی ہی خاطرِ مشتاق کو موجِ نسیم	گدگداتی ہی طبیعت کے ہوا ہی لالہ زار
مطلعِ رنگین چمنِ پیرِ بارغِ فکر ہے	دامنِ اندیشہ ہی ہر رنگ و دامنِ بہار

مطلع ثانی

زندگی کیا موی ہی ہیں منت کش فریب	ہو رہا ہی سبز نخلِ شعلہٴ شمعِ مزار
بسکہ ہی جو خوش طوبتِ فی آتی تازین	سبز و لائی اگر ہوئی کوئی ٹخنہٴ شہار

کیا تعجب ہے اگریش سفید حصہ ہی
 آپ سی باہر ہی کیا کیا ہر گل تر باغ میں
 شوخ چشمنی کس سیباک کی مین کیا کہوں
 ہر حجاب بجو مشتاق حسن دست ہی
 دو گدڑی ہی ایک عالم نظر آتا نہیں
 عقدہ زلف منم کی نکمتیں بہن باغین
 رفتین دکھلا رہی ہیں خاکساران زمین
 واہ کیا فیض بہار سی تاکہ بربادی میں ہی
 گوش بیل کوستانا ہی لب گل ہر طرف
 جسکی احسان مسخاؤ جو عالمگیر سے
 حسن وہ پایا کہ شب بہر شتیاق دید میں
 دیکھ لیکن خواب میں جلوہ جمال پاک کا
 جلوہ خورشید تاب ماہ سی روشن ہوا
 دیکھ کر صرف سخاوت کی ہی حاتم کی روح
 ہوا اگر سو مرتبہ صبح ازل شام اب
 صفحہ کوین پر لکھ میں کہ آکا کہتیں
 آب گوہر فی دم شش و کمالا کمال
 ہر بحر بالا قی صمد آسمان میری طرح
 گرسنی افسانہ ہرأت تو فرط غوث سی

سبز ہو جائی بنک سبزہ خلد یار
 کرتی ہی ل میں جگہ گلبانک یاد ہزار
 جہانگشی ہی پردہ برگ شجر سے بار بار
 صوت غوش بجاتی ہی موج جویا بار
 ہو گیا رخصت مزاج باغبان کا استبار
 بن گیا ہی داغ لالہ نافہ مشتاق تار
 سر نہ چشمنی خاک ہی صحن گلشن ہا خبار
 آج کل سورت پہ ہی سبکو گمان سرفرا
 درخت نواب با با خان و الاقتدار
 ہر گداویں نوا ہی مثل قارون بالدار
 پیر گردون ہی کو اکب سی سر پرچم زار
 حضرت یعقوب کو ہوا یوسف ناگوار
 داغ رکھتا ہی جگر پر شاہد لیل و نہار
 ہست الا کی صدقی جو دو حسان کی نگار
 اور ہو پیدا ترقی صفہ میں ہر دم ہزار
 ہونہ تو ہی اک عطای نیم خطہ کا شمار
 کشتی ویش طوفانی ہوئی انجام کار
 اک نگاہ مہر کا خورشید ہی امیدوار
 بنض بسمل کی طرح تڑپنی رگ سفند یار

ضربت تیغ دو پیکری و دو پیدافرق هو
 خنده زخم دل و شمن می و بهای غمیان
 هفت خان بی قصه باز بچه گاه و دکان
 کیا لکهن تعریف میر چسب بر قناری
 و بهک خیزی بی چشم و پر که دخی پاوان
 نعل و شمشیر و یکدیگر جلوی یقین آید منجی
 گد گدائی اگر خیال تیر ز قناری اوسی
 به جهان تنگ و سخت قابل جولان کمان
 وصف و بخشش خدا فی اکیفات پاک مین
 که خلافت ای عالی غیر و صرف عیش
 چرخ کی گردش فی آخر کچه نه بچید کیا
 ملک و روشنی خدائی کردیانه بر ملکین
 که لای تسلیم مصرع بی تاریخ سال
 که چکی کشتاها و کچه همو خوش فکین
 یون صر و کلک می پیدای رسیم آگهی
 اخی اعالم مین بی جسونک پست و بلند
 زلال نیا ای خدا جبتک تلون و سست
 آرزوی پهلوان مدوح مین هر دم مین

صورتی سکر مدوح و تن هون هم بکنار
 که تنی بی سامان شادی مرگ تیغ آبدار
 رستم جنگا ماهی ایک طفل نیسوار
 توسن ز کشته بی و امانده منت غبار
 خواباحت مین و سکی فرق ای زینهار
 هین بلال و بدر جوش آرزو مین بکنار
 گام اول مین ابد پائی ازل کا اعتبار
 عزم جنبش می کرمی طی عرصه و زینهار
 بر زم مین جمشید وقت نعم ساشم سوار
 کیف عشرت مین هو پید غفلت خج آبزار
 آگی مرکز پیر و اقبال دولت کا قرار
 او نه گیاهی اختیاری کا جانشلی غبار
 موج آب رفته پیر آئی میان جویبار
 بی ربا بی چمکیان تل مین خیال قصا
 ای بر مین عاوقش عا بی شویار
 ای خدا جبتک مین آسمان مین قرار
 ای خدا جبتک عود مین هر سنی اعتبار
 سطر و جنگ و رباب ساقی و مینا و بار

